49678 ـ كيا نصف شعبان كى رات الله تعالى آسمان دنيا پر نزول فرماتا ہے ؟

سوال

كيا الله سبحانہ وتعالى نصف شعبان كى رات آسمان دنيا پر نازل ہو كر كافر اور كينہ اور بغض ركھنے والے كے علاوہ باقى سب كو بخش ديتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

يہ ايك حديث ميں ہے، ليكن اس حديث كى صحت ميں اہل علم نے كلام كى ہے، اور نصف شعبان كى فضيلت ميں كوئى بھى حديث صحيح نہيں ملتى.

اور موسى اشعرى رضى الله تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا:

" الله تعالى نصف شعبان كى رات جھانك كر مشرك اور كينہ و بغض والے كے علاوہ باقى سب كو بخش ديتا ہے "

سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1390).

مشاحن: اس شخص كو كہتے ہيں جو اپنے سے دشمنى ركھے.

" الزوائد" ميں ہے: عبد الله بن لهيعة كے ضعف اور وليد بن مسلم كى تدليس كى بنا پر يہ حديث ضعيف ہے.

اور اس حديث ميں اضطراب بھى جسے دار قطنى رحمہ الله نے " العلل (6 / 50 ـ 51) ميں بيان كيا ہے، اور اس كے متعلق كہا ہے: يہ حديث ثابت نہيں.

اور معاذ بن جبل، عائشہ اور ابو ہريره اور ابو ثعلبہ خشنى وغيره رضى الله تعالى عنہم سے بھى حديث بيان كى گئى ہے، ليكن يہ طرق بھى ضعف سے خالى نہيں، بلكہ بعض تو شديد ضعف والے ہيں.

ابن رجب حنبلى رحمہ الله تعالى كہتے ہيں:

" نصف شعبان كى رات كے فضائل ميں متعدد احاديث ہيں، جن ميں اختلاف كيا گيا ہے، اكثر علماء نےتو انہيں ضعيف

قرار دیا ہے، اور بعض احادیث کو ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے"

دیکھیں: لطائف المعارف (261).

اور پھر اللہ تعالی کا نزول نصف شعبان کی رات کے ساتھ خاص نہیں بلکہ بخاری اور مسلم کی حدیث میں ثابت ہے کہ اللہ تعالی ہر رات کے آخری حصہ میں آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے، اور نصف شعبان کی رات اس عموم میں داخل ہے.

اسی لیے جب عبد اللہ بن مبارك رحمہ اللہ تعالی سے نصف شعبان کی رات میں اللہ تعالی کے نزول کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے سائل کو کہا:

اے ضعیف صرف نصف شعبان کی رات! ؟ بلکہ اللہ تعالی کو ہر رات نزول فرماتا ہے "

اسے ابو عثمان الصابونی نے " اعتقاد اھل السنۃ (92) میں روایت کیا ہے.

اور عقیلی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

نصف شعبان میں اللہ تعالی کے نزول کے متعلق احادیث میں لین ہے، اور ہر رات میں اللہ تعالی کے نزول والی احادیث صحیح اور ثابت ہیں، اور ان شاء اللہ نصف شعبان کی رات بھی اس میں داخل ہے.

دیکھیں: الضعفاء (3 / 29).

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (8907) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم .